ہمارے آپ کے

مظفر شہ میری

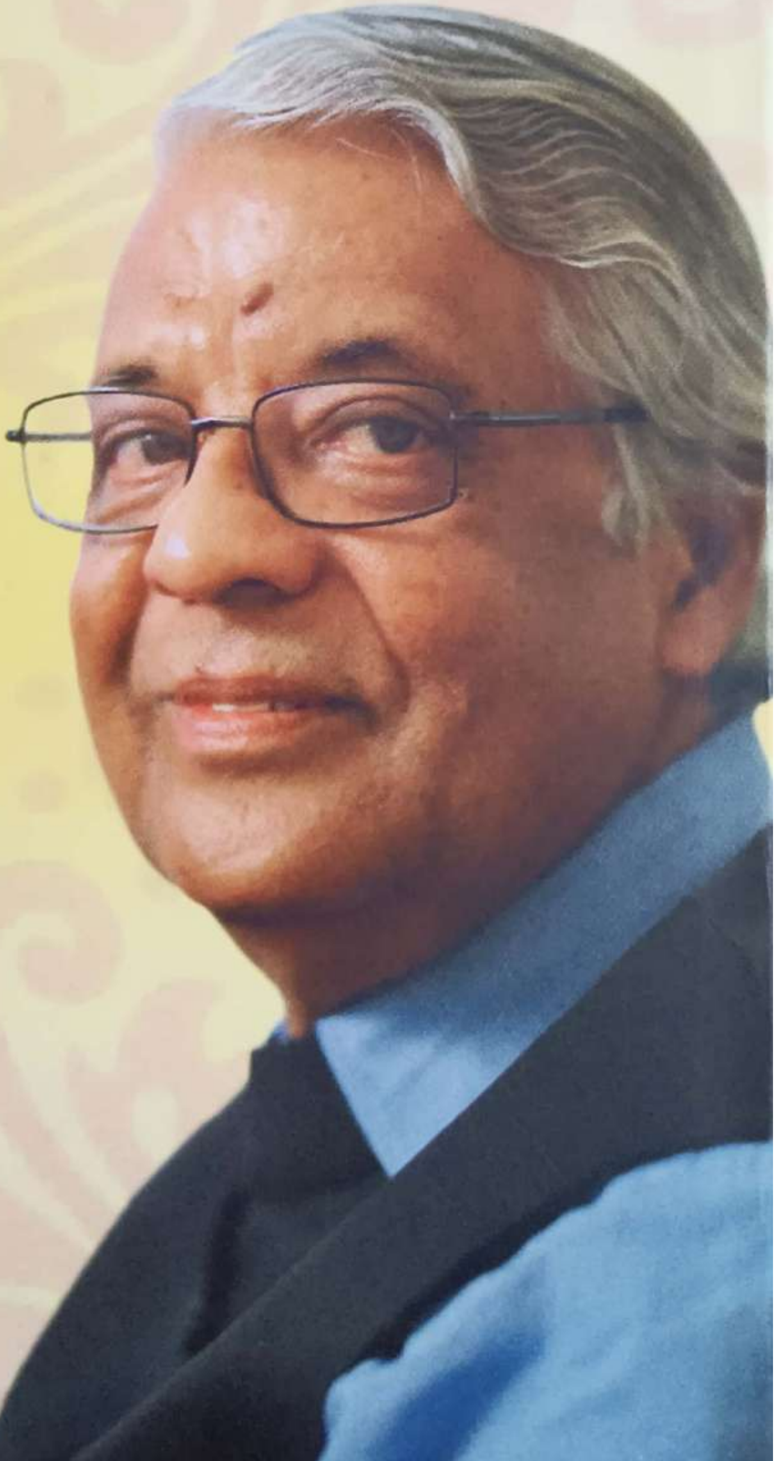

مرتبین:

ڈاکٹر آمنہ آفرین

ڈاکٹر محمد شفیع اخلاص

Hamare Aap Ke

Muzaffer Shahmiri

ہم بھی پہچان اپنی رکھتے ہیں
چاہے غالبؔ ہوا کرے کوئی

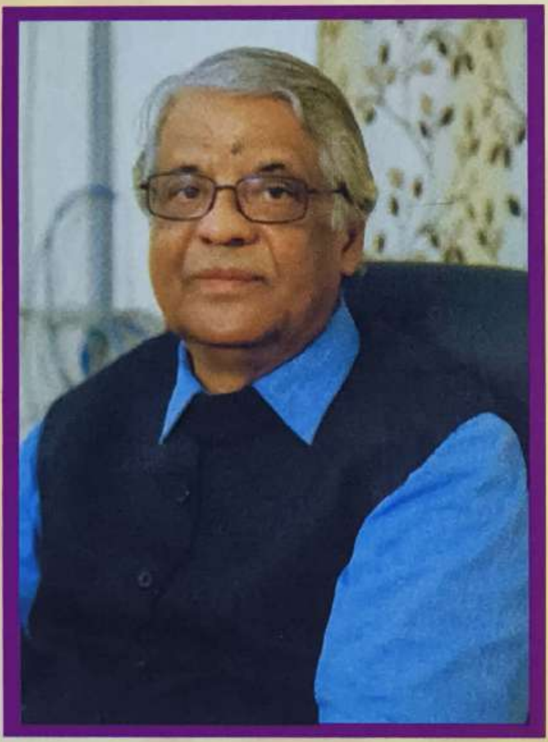

Compiled by:

Dr. Amena Afreen
&
Dr. Mohammed Shafi Ikhlas

EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE
New Delhi , INDIA

ISBN 978-93-89002-50-8

978-93-89002-50-8
www.ephbooks.com

ہمارے آپ کے
مظفر شمیری

مرتبین:

ڈاکٹر آمنہ آفرین

ڈاکٹر محمد شفیع اخلاص

ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی

© جملہ حقوق بحقِ مرتبین محفوظ

Hamare Apke Muzaffer Shahmiri

Edited by

Dr. Amena Begum (Afreen)
Dr. Mohammed Shafi (Ikhlas)
12-176/1, Sri Nagar Colony, Patancheru,
Hyderabad - 502319 Ph:9885809995
Email: amena.hcu@gmail.com
shafi.jm@gmail.com

Year of First Edition 2019
ISBN 978-93-89002-50-8

₹ 500/-

نام کتاب : ہمارے آپ کے مظفر شہ میری
مرتبین : ڈاکٹر آمنہ آفرین، ڈاکٹر محمد شفیع اخلاص
سنہ اشاعت : مارچ، ۲۰۱۹ء
ضخامت : ۶۷۱ صفحات
تعداد : ۵۰۰
قیمت : ۵۰۰ روپے
پیج سٹ اپ : محمد منہاج الدین
مطبع : روشان پرنٹرس، دہلی-۶

Published by
EDUCATIONAL PUBLISHING HOUSE
3191,Vakil Street, Kucha Pandit, Lal Kuan, Delhi-6(INDIA)
Ph : 23216162, 23214465, 45678286, Fax : 0091-11-23211540
E-mail: info@ephbooks.com,ephindia@gmail.com
website: www.ephbooks.com

فہرست

مقدمہ	ڈاکٹر آمنہ آفرین	13
حرف آغاز	ڈاکٹر محمد شفیع اخلاص	51
اظہار خیال:	پروفیسر علی احمد فاطمی	57
	پروفیسر ابن کنول	63
مشاہیر ادب کی آرا:	پروفیسر سید حامد کا خط	65-68
	پروفیسر عرفان حبیب	
	پروفیسر شارب ردولوی	
	پروفیسر م۔ ن۔ سعید	
	مصطفیٰ کے شیروانی	
	پرفیسر قاضی حبیب	
	اقبال خسرو قادری	

باب اوّل
پروفیسر مظفر شہ میری: ذاتی کوائف

پروفیسر مظفر شہ میری سے مصاحبہ	ڈاکٹر محمد شفیع اخلاص	71

باب دوّم
پروفیسر مظفر شہ میری: شخصیت

مظفر: میرے بچپن کا دوست	سید نثار احمد	95

مظفر: میرا دوست، میرا یار	پروفیسر خطیب سید مصطفیٰ	127
میرے بے غرض محسن	شمشاد بیگم	137
ہمارے ابا	ثمینہ نوشین	141
مظفر شہ میری: ایک مخلص رفیق شعبہ اور بہترین انسان	پروفیسر رضوانہ معین	143
مظفر شہ میری: سپاس نامہ	ڈاکٹر بی محمد داؤد محسن	149
مظفر سر!	ڈاکٹر امین اللہ	153
مظفر شہ میری: انسانیت کا اعلیٰ پیکر	ڈاکٹر آمنہ آفرین	156
مظفر شہ میری: آدمیت کا استعارہ	ڈاکٹر نفیس عبدالحکیم	163
سفرِ حیدرآباد اور پروفیسر مظفر شہ میری: ایک تاثر	ڈاکٹر عارفہ بیگم	170

باب سوم

پروفیسر مظفر شہ میری: فن

ادبی خدمات ایک جائزہ

مظفر شہ میری: مطبوعہ تصانیف و مضامین (مختصر جائزہ)	ڈاکٹر رئیسہ بیگم ناز	175
مظفر شہ میری کی ادبی خدمات	پروفیسر ستار ساحر	195
مظفر شہ میری: فن اور فن کار	ڈاکٹر عرفانہ بیگم	210
مظفر شہ میری اور تامل زبان و ادب	ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری	250
اردو غزل کا استعاراتی نظام: ایک تحقیقی نظر	محمد عامل خان	256
مظفر شہ میری: بہ حیثیت محقق	ڈاکٹر غوثیہ بانو	268
مظفر شہ میری کی افسانہ نگاری (''محسن کُش'' کے حوالے سے)	ڈاکٹر آمنہ آفرین	280
مظفر شہ میری: شاعری کے آئینہ میں	ظفر الاسلام	286
مظفر شہ میری کی شاعری میں اسلامی فکر کے نقوش	سنی میمون النساء	292

شعری مجموعہ ''پیاس'': اظہارِ خیال

پیاس — پروفیسر سلیمان اطہر جاوید — 299
''پیاس'' کا فنی تجزیہ — نزہت نوشین — 304
مظفر شہ میری کے کلام میں صنائع و بدائع — ڈاکٹر عرفان کوثر — 315
مظفر شہ میری کی شخصیت: (ان کے کلام کے آئینے میں) — عارفہ شبنم — 330
مظفر شہ میری کی ترائیلہ نگاری (پیاس کے حوالے سے) — ڈاکٹر سراج احمد انصاری — 340
مظفر شہ میری کی غزل: ایک مختصر جائزہ — ڈاکٹر غضنفر اقبال — 348

پروفیسر مظفر شہ میری: ترجمہ نگار

پیش گفتار (کہکشاں) — پروفیسر سلیمان اطہر جاوید — 353
مجذوب: ندرتِ خیال و بیان کا کرشمہ — ڈاکٹر سیّد تقی عابدی — 358
مجذوب پر ایک طائرانہ نظر — نزہت نوشین — 367
مجذوب: تمل ادب کو اردو کا پیراہن — ڈاکٹر فاضل حسین پرویز — 373
پٹّن، مجذوب، پاگل دیوانہ — ڈاکٹر آفتاب احمد عرشی — 381
غیر منقسیم پنجاب کی داستان: بٹوارا (تبصرہ) — ڈاکٹر انور چراغ — 383
بٹوارا (تبصرہ) — ابراہیم افسر — 386

باب چہارم

پروفیسر مظفر شہ میری: ادبی مجالس۔لکچر۔رپورتاژ

رالف رسل: حیات اور ان کی اردو خدمات — ڈاکٹر غوثیہ بانو؍ڈاکٹر آمنہ آفرین — 393
''کاوش 2013'' اُردو تحقیق مسائل اور حل — ڈاکٹر عبدالعزیز سہیل — 407
دکنی اردو: لسانی و ادبی جہات — ڈاکٹر آمنہ آفرین — 415
پیغام آفاقی: یادگار لکچر — ڈاکٹر آمنہ آفرین — 422

باب پنجم

پروفیسر مظفر شہ میری: طلبہ کی نظر میں

مظفر شہ میری: کرشنا گری میں اردو خدمات	محمد یوسف حسینی	431
اُستاذ محترم مظفر شہ میری: کچھ یادیں کچھ باتیں	ڈاکٹر محامد ہلال اعظمی	435
مظفر شہ میری: پارس جسے کہیں	ڈاکٹر غوثیہ بانو	447
سورج نے کبھی اپنی روشنی کی دلیل نہیں دی	ڈاکٹر سیدہ نسیم سلطانہ	452
مظفر شہ میری: شخصیت کے پہلو	ڈاکٹر حمیرہ تسنیم	456
مظفر شہ میری: سحر الکلام اُستاد	ڈاکٹر شاذیہ بیگم	462
مظفر شہ میری: میری کامیابی کی پہلی سیڑھی	ڈاکٹر شیخ نیاز الدین صابری	466
مظفر شہ میری: مشفق اُستاد	ڈاکٹر رئیسہ بیگم ناز	469
مظفر شہ میری: مثالی اُستاد	روحینہ فاطمہ سحر	475
مظفر شہ میری: اردو کا خاموش خدمت گذار	ڈاکٹر آفتاب احمد عرشی	479
مظفر شہ میری: مشفق، مہربان، انسان دوست انسان	ڈاکٹر نیلوفر فردوس	483
مظفر شہ میری: بہ حیثیت انسان	ڈاکٹر فرح ہاشم	488
مظفر شہ میری: ایک عہد ساز شخصیت	ڈاکٹر سمیہ تمکین	491
مظفر شہ میری: سیپ سے باہر موتی سے بڑھ کر انسان	ڈاکٹر بلال احمد میر	495
اُستاد محترم کی کہانی: طالب علم کی زبانی	ڈاکٹر مولانا محی الدین	503
مظفر شہ میری: ایک مہمان نواز اُستاد	ڈاکٹر سیدہ رضیہ بیگم	507
مظفر شہ میری: میرے اُستاد محترم	ڈاکٹر رضیہ بیگم دانش	509
مظفر شہ میری: میرے احساسات	عزیر انصاری مقدّر	511
مظفر شہ میری: صالح اقدار کا پاسبان	معین افروز	515

مظفر شہ میری اور تامل زبان وادب

ڈاکٹر سید وصی اللہ بختیاری
اسسٹنٹ پروفیسر اردو، گورنمنٹ کالج، رائی چوٹی، ضلع، کڈپہ، اے۔پی

> ''عصر حاضر کے قلمکاروں میں مظفر شہ میری نمایاں مقام کے حامل ہیں، کیوں کہ موصوف اپنی نثری اور شعری تصانیف کی بنا پر ریاستی سطح پر ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں اپنی شناخت رکھتے ہیں''
>
> (اکتساب فکر، ص: 137)

پروفیسر ستار ساحرؔ کا یہ اعتراف مبنی بر حقیقت ہے۔ مظفر شہ میری کے رفیق کار کی حیثیت سے کام کرنے اور بہت قریب سے واقفیت رکھنے کی وجہ سے آپ کا یہ اعتراف اہمیت کا حامل ہے۔

آیئے! یہ دیکھتے ہیں کہ موصوف نے تمل اور اُردو زبانوں کے اشتراک اور ارتباط کے سلسلے میں کیا کارنامے انجام دیے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ کے تمل شاعری کے منظوم ترجمے، خاص طور پر مجموعۂ کلام ''کہکشاں'' اور دیگر نظموں کے ترجمے اہمیت کے حامل ہیں۔ موصوف مختار بدری صاحب کے ترجمہ کردہ تمل میں ترولوور کے ترو کُرل کے منظوم ترجمے کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔ اسی طرح آپ نے تمل میں مولانا روی کے ترجموں کا جائزہ پیش کیا ہے جن میں چند فارسی کی بجائے اردو تمل میں ترجمہ کیے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں، آپ نے تمل ناڈو کی دکنی اُردو پر تمل زبان کے اثرات، کے عنوان سے ایک طویل تحقیقی مقالہ سپرد قلم کیا، جسے لندن کے بین الاقوامی سمینار میں پیش کیا گیا۔

آپ کا تعلق آندھرا پردیش کے علاوہ تمل ناڈو سے بھی ہے۔ آپ کا ننھیال مدراس ہے۔ آپ کے افراد خاندان اور رشتہ دار چنئی ہی میں سکونت پذیر ہیں۔ خود آپ نے اپنی عمر عزیز کے تقریباً پندرہ سال تمل ناڈو کے مختلف کالجوں میں اردو لکچرار کی حیثیت سے گذارے ہیں۔ مظہر العلوم کالج، آمبور، گورنمنٹ آرٹس کالج، کرشنا گری، اور اسلامیہ کالج وانمباڑی میں آپ نے اُردو تدریس کے فرائض بحسن وخوبی انجام دیے۔ ایک جگہ خود موصوف نے لکھا ہے کہ بچپن میں انہیں سب سے پہلے تمل زبان ہی پڑھائی گئی تھی۔ اپنی تصنیف ''کاوش فکر'' کے ابتدائیہ میں لکھتے ہیں:

> ''میرا تعلق آندھرا پردیش اور تمل ناڈو دونوں صوبوں سے ہونے کی وجہ سے مجھے تمل اور تلگو دونوں زبانوں سے اُنس ومحبت ہے۔ تمل تو خیر میرے گھر کی زبان ہے۔ یاد پڑتا ہے کہ مجھے پہلے پہل تمل ہی پڑھائی گئی تھی۔ بعد ازاں اُردو، عربی۔ تقریباً تین دہائیوں بعد میں نے اپنے قیام تمل ناڈو کے دوران میں دوبارہ تمل سیکھی اور یوں اپنے ودرجہ اول کے پہلے سبق کا آموختہ دوہرایا''۔ (کاوش فکر، ص:8)

تمل ناڈو کے مشہور ومقبول شاعر، تمل کے ملک الشعرا، کوی کو، ڈاکٹر سید عبدالرحمٰن جو اسلامیہ کالج وانمباڑی میں تمل اور اُردو اشتراک وارتباط کے سلسلے میں اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کی مادری زبان اُردو ہونے کے باوجود آپ نے تمل کو اپنے اظہار کا وسیلہ بنایا اور اپنی تمل شاعری کی بدولت ملک الشعرا کا خطاب حاصل کیا۔ آپ نے علامہ اقبال، بہادر شاہ ظفر اور فیض احمد فیضؔ جیسے مشہور شعرا کے منتخب کلام کا تمل میں ترجمہ کیا علاوہ ازیں تمل شاعری میں صنف غزل اور ہائیکو کو رواج دینے کا سہرا بھی آپ ہی کے سر جاتا ہے۔

تمل میں آپ کا پہلا مجموعۂ کلام ''پال ویدی'' کے نام سے 1974ء میں شائع ہوا۔ جن دنوں آپ اسلامیہ کالج، وانمباڑی کے شعبۂ تمل سے وابستہ تھے، حسن اتفاق سے اُسی زمانہ میں پروفیسر شہ میری بھی شعبۂ اُردو میں تدریس پر مامور تھے۔ آپ نے جب اس شعری مجموعے کا مطالعہ کیا تو اس دل نشین شاعری سے بہت متاثر ہوئے۔ اس مجموعے میں شامل نظموں کا علامتی پیرایۂ بیان، طرزِ اظہار میں اشاریت، استعاراتی اسلوب اور دیو مالائی تلمیحات نے آپ کی توجہ کو اپنی جانب ملتفت کیا کہ اس شاہکار تمل کلام سے

اہل اُردو کو بھی متعارف کرائیں۔

چناں چہ مظفر شہ میری نے ''پال ویدی'' کا منظوم ترجمہ ''کہکشاں'' کے نام سے کیا جو 1987ء میں مکمل ہو گیا تھا، لیکن اس کی اشاعت 1993ء میں عمل میں آئی (کہکشاں، ص:26) یہ ترجمہ اُردو میں تمل کے تراجم میں منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ شاید یہ اُردو میں تمل نظموں کا پہلا ایسا منظوم ترجمہ ہے جو مکمل بھی ہے اور شائع بھی ہوا ہے۔

''کہکشاں'' کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شاعر کے مافی الضمیر کی مکمل ترجمانی کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر کہیں ترجمے میں دشواری پیش آئی تو مترجم نے خود شاعر سے رابطہ کیا اور مختلف مقامات کو رجوع کر کے بہتر سے بہتر اسلوب میں ترجمہ کا حق ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ''کہکشاں'' کی خوبی یہ ہے کہ اس میں شاعر کے افکار و خیالات اس کے تجربے اور اس کی تکنیک کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ترجمانی نہیں بلکہ ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس ضمن میں مترجم نے لکھا ہے:

> ''کہکشاں کی بیشتر تخلیقات اُردو شاعری کے مزاج و معیار کے مطابق ہیں۔ تاہم ایسی نظمیں بھی ہیں جن کا تمل ادب سے گہرا تعلق ہے۔ میرے لیے یہ امر وقت طلب نہ تھا کہ میں ان کو اُردو رنگ میں رنگ دیتا مگر مجھے ایسا کرتے ہوئے تامّل تھا۔ کیوں کہ یہ کام شاعر کی امانت میں خیانت ہوتا۔ مجھے علم تھا کہ ایک مترجم کے پر کہاں جل جاتے ہیں۔ چناں چہ میں اپنے حدود سے آگے بڑھنا مناسب نہ سمجھا۔ کچھ اس لیے بھی کہ میں ان نئی شعری تکنیکوں کو آپ تک پہنچانا چاہتا تھا، جو شاعر کے اظہار و ابلاغ کا اہم وسیلہ ہیں۔ (کہکشاں، ص:24)

> ''اس ترجمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام لسانی نزاکتوں اور فنی باریکیوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ تمل اساطیر کے کرداروں اور دیومالائی کرداروں کی وضاحت حاشیہ میں کر دی گئی ہے۔ حتیٰ کہ منظوم ترجمہ میں کسی بحر یا رکن کی پابندی کی بجائے شاعری کے طریقہ کار کی پیروی

کرتے ہوئے فطری لے کی پابندی کی گئی ہے۔''

(کہکشاں، ص:25)

کہکشاں کے بارے میں پروفیسر سلیمان اطہر جاویدؔ کی یہ رائے حقیقت پر مبنی ہے:

''مظفر شہ میری کے ان ترجموں کو پڑھتے ہوئے بہت کم احساس ہوتا ہے کہ یہ نرے ترجمے ہیں۔ یہاں مترجم نے اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کو نہایت اہتمام کے ساتھ بروئے کار لایا ہے۔ اُردو سے قطع نظر تمل پر بھی ان کے دست رس نے ان ترجموں کو غیر معمولی طور پر دل آویز بنا دیا ہے اور پھر یہ کی شاعر سے بھی مظفر شہ میری کے مراسم ہیں اور انہوں نے ان ترجموں کے دوران جب بھی ضرورت پڑی، ڈاکٹر عبدالرحمٰن سے تبادلۂ خیال کیا ہے۔ اسی لیے بیشتر ترجموں پر طبع زاد نظموں کا گمان ہوتا ہے۔ یہ عبدالرحمٰن کا بھی کمال ہے اور مظفر شہ میری کا بھی''

(کہکشاں، ص:12)

کہکشاں میں شامل مظفر شہ میری کا مضمون ''اصل و ترجمہ'' ڈاکٹر عبدالرحمٰن کی شاعرانہ خصوصیات اور آپ کے محاسن کلام کو اُجاگر کرتا ہے۔ اس میں مترجم نے شاعر کے اسلوب اور فکر کو اُجاگر کیا ہے۔ شاعر کے کلام میں مستعمل صنعتوں، دیو مالائی کرداروں اور کلام میں مستعمل تمل کے شعری استعاروں کی توضیح کی ہے۔ یہ مضمون آپ کے تنقیدی رویہ کا آئینہ دار ہے۔ آپ کے مطابق کہکشاں میں تین طرح کی نظمیں شامل ہیں۔ پہلی قسم ان چھوٹی بڑی نظموں کی ہے جن میں کسی ایک موضوع کو مختلف زاویوں سے دکھایا گیا ہے۔ اس قسم کی نظمیں عبدالرحمٰن کے تکنیکی تجربے پر مشتمل ہیں۔ کہ ان نظموں میں ایک ہی خیال کے مختلف ابعاد، جھلکیوں کی شکل میں پیش کر دیے جاتے ہیں۔ تیسری قسم مکالماتی نظموں کی ہے جو ڈرامہ تکنیک پر مشتمل ہیں۔

(کہکشاں، ص:23,24)

کہکشاں میں تمل نظموں کے مطالعہ سے شاعر کے اسلوب کی ندرت، پیش کش کا انوکھا انداز، خیالات کی تازہ کاری، تلمیحات اور استعارات کا اندازہ ہوتا ہے۔ خاص طور پر اس مجموعہ میں شامل نظموں جیسے

''عریانیت پہن کر، گورمردمک چشم، اجتماع ضدین، جب تک چابی ہے، لتا منگیشکر، آرٹ، الحاد کا مندر، دھوبی گھاٹ، قبرستان کے باسی، پسینہ کا منگل سوت، کجلگ کا اتہاس وغیرہ کے مطلع سے جہاں تمل شاعری کی زندگی، توانائی اور تازگی کا احساس ہوتا ہے وہیں عبدالرحمٰن کی شعری عبقریت کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔

مختصر نظم ''سلگتا ہوا پھل'' اس طرح ہے:

شاخِ شمع کا پھل

کھانے آیا تھا وہ

حیف!

پھل نے کھالیا

پروانے کو! (کہکشاں، ص:40)

جوش پیکر

زنداں نے شور مچایا:

''آزادی حقِ پیدائش مرا''

اندر جو رہتا تھا عمر قیدی

مسکرادیا!! (کہکشاں، ص:92)

پروفیسر مظفر شہ میری نے مختار بدری کے ترجمہ کردہ ترو کُرل کے مجموعے ''لفظ لفظ گہر'' پر ایک تجزیاتی و تنقیدی مضمون لکھا ہے۔ اس میں آپ نے ترو کُرل کے دیگر مترجموں جیسے عظمت اللہ سرمدی عمری، حسرت سہروردی وغیرہ کے تراجم کا بھی ضمناً تذکرہ کیا ہے۔ مختار بدری صاحب نے تمل کہانیوں کو اردو میں پیش کیا ہے اور اُردو کی بہت سے نگارشات کو تمل کا قالب عطا کیا ہے۔ آپ کا ایک اہم کارنامہ ترو کُرل کا مکمل منظوم ترجمہ ہے۔

پروفیسر مظفر شہ میری نے آمبور کے مختصر قیام اور وانمباڑی کے طویل قیام اور ایک مختصر مدت قیام کرشنا گری کے دوران جب کہ تمل ناڈو حکومت کی ایک اسکیم کے تحت وہاں کے کالج میں تبادلہ کیا گیا تھا، اس پندرہ سالہ مدت میں آپ نے تمل ناڈو میں بولی جانے والی دکنی زبان پر تمل کے لسانی اثرات کو محسوس کیا اور منصوبہ بند طریقے سے مشاہدہ کیا۔ اس مشاہدہ کے لیے آپ نے وانمباڑی اور کوئمبتور میں بولی جانے والی دکنی

اُردو کو خاص طور پر منتخب کیا۔

اس مطالعہ اور مشاہدہ کی بدولت تمل ناڈو کی دکنی اُردو پر تمل زبان کے اثرات، کے عنوان سے ایک طویل مقالہ سپردقلم کیا۔ اس مقالہ کے تحقیقی اسلوب اور استدلالی انداز بیان سے آپ کی لسانیات سے وابستگی اور دکنی اُردو کے گہرے مشاہدے کا پتہ چلتا ہے اس مقالہ کو موصوف کا ایک اہم تحقیقی کارنامہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ آپ نے یہ شاہکار مقالہ، نہرو سنٹر لندن میں منعقدہ بین الاقوامی سمینار میں پیش کیا۔ علاوہ ازیں یہ مقالہ قومی کونسل کے سہ ماہی مجلّہ فکرو تحقیق، نئی دہلی میں بھی شائع ہوا۔ اللطیف کے علاوہ میل وشارم میں منعقدہ قومی سمینار کے مجموعہ مقالات اُردو تحقیق۔ دائرہ کار، حدود اور امکانات'' کی بھی زینت بنا۔

☆☆☆

Hamare Aap Ke

Muzaffer Shahmiri

ہم بھی پہچان اپنی رکھتے ہیں
چاہے غالبؔ ہوا کرے کوئی

Compiled by:

Dr. Amena Afreen
&
Dr. Mohammed Shafi Ikhlas

ISBN 978-93-89002-50-8

978-93-89002-50-8
www.ephbooks.com

EDUCATIONAL
PUBLISHING HOUSE
New Delhi , INDIA